Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ دنیا بھر میں جو مالی قربانی پیش کر رہی ہے اس کی کوئی نظیر نہیں

جماعت کا سو سالہ تجربہ ہے کہ جن لوگوں نے خدا کی راہ میں خرچ کیا ان کو اس نے بے حساب دیا

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ٦
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۵ | جمعرات ۱۰ شعبان ۱۴۱۰ھ، ۸ امان ۱۳۶۹ ہش، ۸ مارچ ۱۹۹۰ء | نمبر ۵۶

افریقہ و بھارت فنڈ اور واشنگٹن کی بیت الذکر کی مالی تحریکات کی یاد دہانی

بعض علاقوں میں احمدیت کی طرف غیر معمولی تیزی سے توجہ پیدا ہو رہی ہے

مغربی جرمنی کے احمدی احباب کے جذبۂ قربانی کا نہایت پُرکیف اور ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲ تبلیغ ۱۳۶۹ ہش (۲ فروری ۱۹۹۰ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

حضور ایدہ اللہ نے سورۂ توبہ کی آیات ۳۴ اور ۳۵ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انحطاط پذیر قوموں کا ذکر

"یہ دو آیات جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، یقیناً بہت سے احبار اور رہبان یعنی پیر اور فقیر ایسے ہیں .... کہ وہ لوگوں کا مال باطل کے ذریعے کھاتے ہیں...... اور مذہبی راہنما ہوتے کے باوجود خدا تعالیٰ کی راہوں سے روکتے ہیں خدا تعالیٰ کی طرف آنے سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں..... اور اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ...... انکو ایک دردناک عذاب کی خبر دے .... جس دن ان لوگوں پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی .... اور ان کی پیشانیوں کو داغا جائے گا اور ان کے پہلوؤں کو داغا جائے گا اور اُن کی پیٹھوں کو داغا جائے گا اس چیز سے جو وہ جمع کرتے رہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہ پائی ...... وہ وہ کچھ ہے جو تم نے جمع کیا تھا...... اپنی جانوں کے لیے .... پس اب اس جمع شدہ کو چکھ کے دیکھو۔ اس کا مزہ چکھو کہ وہ کیا چیز تھی۔

ان آیات میں وہ مضمون بیان کیا گیا ہے جو اُن مذہبی قوموں پر صادق آتا ہے جو زمانہ نبوی سے دور جا چکی ہوں، اور انحطاط پذیر ہو چکی ہوں۔ یہاں لفظ اَحبار اور رُہبان کا ترجمہ میں نے پیر فقیر کیا ہے۔ لیکن یہ دونوں الفاظ مزید وضاحت کے محتاج ہیں۔ اَحبار، حَبر سے نکلا ہے یا حِبر سے۔ اس کا مطلب یہ ہے: رونق اور خوبصورتی۔ اور وہ لوگ جو صاحب رونق اور صاحب جمال ہوں ان کو احبار کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے ان الفاظ کو اچھے معنوں میں بھی استعمال فرمایا ہے اور بُرے معنوں میں بھی۔ ایسے نیک لوگ جن کی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے ان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حُسن اور جمال پیدا ہو چکا ہو۔ اور ان کے چہروں پر رونق آ گئی ہو۔ جو خدا تعالیٰ کی محبت کے نور سے عطا ہوتی ہے، ایسے لوگ اَحبار کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ چنانچہ اچھے معنوں میں بھی قرآن کریم نے اس لفظ کو استعمال فرمایا ہے۔ بُرے معنوں میں یہ لفظ ظاہری حُسن و جمال سے تعلق رکھتا ہے یعنی ایسے لوگ جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لیے جُبّہ و دستار پہنتے ہیں اور خوب سج دھج کر باہر نکلتے ہیں۔ کندھوں پر رومال ڈالتے ہیں۔ رنگین کپڑے پہنتے ہیں اور غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ دیکھنے والے سمجھیں کہ یہ بہت ہی کوئی خدا کے عظیم بندے ہیں جن کی رونق اور جن کا جمال ان کی نیکی کی علامت ہے۔ ایسے لوگ بگڑے ہوئے زمانوں کی پیداوار ہوا کرتے ہیں اور یہاں اس آیت کریمہ میں اُسی زمانے کے اَحبار کا ذکر ہے جو تقویٰ کے حُسن سے تو عاری ہوں لیکن اپنی ظاہری زیبائش کے ذریعے اپنے آپ کو خوبصورت کر کے دکھاتے ہوں تاکہ لوگ دھوکے میں مبتلا ہوں۔ اور اُن کو خدا کے بہت ہی عظیم الشان بندے تصور کرنے لگیں۔

اس کے برعکس قرآن کریم نے جو دوسرا لفظ استعمال فرمایا ہے، وہ رُہبان ہے یہ بھی مذہبی راہنماؤں کے متعلق استعمال ہوتا ہے لیکن معنوں میں بالکل دوسرے کنارے پر کھڑا ہے۔ اَحبار ایسے اشخاص کو کہا جاتا ہے جو بن ٹھن کر اور بہت ہی تیار ہو کر اس نیت سے تیار ہو کہ لوگ ان کی طرف مائل ہوں، دنیا کے سامنے نکلیں اور رُہبان ان کو کہتے ہیں جن کے چہرے پر خوف ہو۔ جو غمزدہ اور فکروں میں مبتلا دکھائی دیں اور خوفزدہ ہوں۔ اس وجہ سے فقیروں کے لیے جو خدا کی راہ کے فقیر بن جاتے ہیں ان کے لیے اچھے معنوں میں رُہبان کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور قرآن کریم نے بھی اور بھی کئی جگہ اسی مادے کو استعمال فرمایا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی خاطر، خدا کے خوف سے غربت اختیار کرنے والے لوگ، دنیا کو تج دینے والے لوگ وہ جو اپنے آپ کو غربت کا لباس پہنا لیں، ایسی غربت جو خوف کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے اور خدا کے خوف کی خاطر وہ دنیا سے الگ ہو جائیں۔ پس یہ بھی بہت ہی اچھا مضمون ہے لیکن اگر اس کے برعکس بظاہر فقیر نظر آنے والے لوگ خدا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوف کی وجہ سے فقیر نہ بنتے ہوں بلکہ لوگوں میں اپنی عزت کروانے کے لیے فقیر بنے ہوں۔ ان کے انکسار میں بھی ایک تکبّر پایا جاتا ہو اور ان کی غربت میں ایک دھوکہ ہو یعنی غربت اس لیے، گندے کپڑے اس لیے پراگندہ حال اس لیے کہ لوگ سمجھیں کہ یہ خدا کی خاطر اتنا پہنچا ہوا انسان ہے کہ اس کا حق ہے کہ ہم اس کو تحفے تحائف دیں اور پھر اس فقیری کے نتیجے میں وہ لوگوں کو دھوکے بھی دیتے ہوں اور باطل کے ذریعے مال کھاتے والے لوگ ہوں۔ ایسے فقیر بھی آج دنیا میں عام ہیں اور ایسے اَحبار بھی آج دنیا میں عام ہیں۔ ان دونوں گروہوں کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی ایسے لوگ ہیں ...... کہ وہ ویسے بھی مالدار ہوتے ہیں اور ہر طرح جس طرح ان کا بس چلے وہ روپیہ اکٹھا کرتے رہتے ہیں۔ چاندی اور سونے کی مقداریں بڑھاتے ہیں لیکن خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہیں پاتے۔ پس یہ دونوں گروہ ایسے ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے مال و دولت اکٹھی کرنے والے ہیں اور پہلا گروہ زیادہ بدبخت ہے کیونکہ وہ خدا کے نام پر اور خدا کی محبت کے دکھاوے کے نتیجے میں پیسے اکٹھے کرتا ہے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہیں پاتا۔ ایسے لوگ آج کے زمانے میں بہت کثرت سے ملتے ہیں۔ آپ نے بارہا ایسے لوگوں کو دیکھا بھی ہوگا۔ ان کی تصویریں بھی اخباروں میں چھپی ہوئی دیکھی ہوں گی جو آج بعض مذہبی قوموں کے اَحبار بنے ہوتے ہیں اور اسی طرح اُن فقیروں کے واقعات بھی آپ پڑھتے ہوں گے جو فقیر بن کے دنیا کو لوٹنے کے لیے نکلتے ہیں اور سارا دجل ہی دجل ہوتا ہے اس کے بالکل برعکس ان لوگوں کا حال ہوتا ہے جو زمانۂ نبوی کے قریب ہوں۔ خواہ سالوں کے لحاظ سے قریب ہوں یا معنوی لحاظ سے قریب ہوں۔ خواہ اوّلین میں شمار ہوتے ہوں یا آخرین میں جن کے متعلق قرآن کریم نے یہ خوشخبری دی تھی کہ .... ابھی تک ان اولین سے نہیں ملے لیکن مل جائیں گے۔

خدا کا صحیح تقویٰ اختیار کرنے والے

پس قرب خواہ زمانی ہو، خواہ روحانی اور معنوی۔ اس زمانے میں اس نظارے کے بالکل برعکس نظارہ دکھائی دیتا ہے جو قرآن کریم نے ان آیات میں کھینچا ہے۔ اس زمانے میں وہ لوگ جو خدا کا صحیح تقویٰ اختیار کرتے ہیں، ان کے چہروں پر جو نور اور رونق آتی ہے، وہ اللہ کے تقویٰ کی وجہ سے آتی ہے اور وہ کبھی اس نیت سے بن سج کر نہیں نکلتے کہ لوگوں کو دھوکہ دیں اور اپنی عظمت کے اظہار کے لیے اچھے کپڑے پہنیں۔ ان لوگوں کا اوڑھنا بچھونا پہننا، جو کچھ بھی ہے اس کا ریاکاری سے کوئی تعلق نہیں ہوا کرتا۔ نہ اُن کا اچھا حال ریاکاری کے لیے استعمال ہوتا ہے، نہ ان کا بُرا حال ریاکاری کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ نہ اُن کے امیر ریاکار ہوتے ہیں نہ ان کے غریب ریاکار ہوتے ہیں۔ پس مذہبی دنیا میں بھی وہ صاحب حیثیت ہوں تب بھی وہ ریاکاری کی خاطر کوئی بھیس نہیں اوڑھتے، کوئی لباس نہیں اوڑھتے، کوئی دکھاوے نہیں کرتے۔ اور دھوکہ دینے کی خاطر مصنوعی زینتیں نہیں اختیار کرتے۔ اسی طرح غریب بن کر لوگوں کو اس لیے نہیں دکھاتے کہ لوگ سمجھیں کہ یہ کوئی بہت ہی پہنچا ہوا درویش ہے اور دیکھو اس کا حال کیسا ہے۔ کپڑے گندے بُرا حال۔ یقیناً کوئی بہت ہی خدا رسیدہ انسان ہوگا۔ جب ایسے لوگ پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں تو قوموں کے مذاق بگڑ جاتے ہیں اور قوموں کو نیکی اور بدی کی پہچان نہیں رہتی۔ ایسی قومیں آپ دیکھیں گے کہ ہمیشہ دو طرف دوڑ رہی ہوتی ہیں یا تو ایسے اَحبار کی طرف جن کا دکھاوا سب سے زیادہ ہو، جن کا پروپیگنڈا سب سے زیادہ ہو۔ وہ دیکھنے میں بڑے بڑے جبّہ و دستار پہنے ہوئے اور بہت ہی پُر رعب اور پُر ہیبت دکھائی دینے والے لوگ ہوں اور یا پھر فقیروں کی طرف بھاگتے ہیں اور جتنا گندا کوئی انسان نظر آئے، جتنے بُرے حال میں کوئی دکھائی دے اتنا ہی اُسے خدا رسیدہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ خدا رسیدہ ہونے کا گندگی سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ خدا رسیدہ انسان کی تو ایک اَور پہچان ہے لیکن اس لحاظ سے ایک پہچان یہ بھی ہے کہ وہ غریب بھی ہو تو صاف ستھرا ہوتا ہے لیکن ہم نے ایسی بگڑی ہوئی قوموں کو دیکھا ہے کہ بعض بڑے بڑے امیر لوگ ایسے لوگوں سے متاثر ہوتے ہیں جو نہایت ہی گندے ہوں۔ غلیظ ہوں۔ جو مہینوں نہاتے نہیں۔ بدحال، منہ سے جھاگیں نکلتیں اور اتنا ہی ان کو بڑا اور ولی اللہ سمجھ رہے ہوتے ہیں اور اتنا ہی جھک کر اُن کو سلام کر رہے ہوتے ہیں۔

اس کے بالکل برعکس وہ نظارے ہیں جو سچائی کے قریب سے دکھائی دیتے ہیں۔ جب سچائی قریب ہو، اس وقت جو وہ مناظر پیدا کرتی ہے، وہ مناظر اس منظر سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں اُن کے اَحبار بھی اور رھبان بھی وہ صحابہؓ کرام جو بہت ہی صاحب حیثیت تھے۔ وہ بھی اور وہ اصحاب الصفّہ جو ایسے غریب تھے کہ اُن کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور مسجد کے تھڑوں پر بیٹھ کے اپنے گزارے کیا کرتے تھے۔ ان کا خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں ایک ہی حال تھا۔ ان کے امیر اور غریب میں اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں دکھائی دیتا تھا ان کے صاحب وجاہت بزرگوں میں اور مسکین طبع بزرگوں میں بھی اس لحاظ سے کوئی فرق دکھائی نہیں دیتا تھا۔ جو کچھ خدا ان کو عطا کرتا تھا، اس سے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے تھے۔

جماعت پر اطلاق پانے والا مضمون

یہاں جو دوسرا منظر کھینچا گیا ہے، غیر دینی صاحب حیثیت لوگوں کا۔ اس میں غرباء کا ذکر نہیں ہے۔ اس میں ایک حکمت ہے۔ غرباء اگر خدا کی راہ میں کچھ پیش نہ کر سکیں تو اُن پر حرف نہیں ہے۔ وہ خدا کے نزدیک ملزم نہیں ہیں۔ اس لیے آخری زمانے کے غرباء بھی اگر خرچ نہ کرتے ہوں تو زیر الزام نہیں آتے۔ اس لیے قرآن کریم نے وہاں غرباء کا ذکر چھوڑ دیا ہے اور صرف امیروں کا ذکر فرمایا ہے لیکن پہلے زمانے کے امیروں کا جہاں بھی ذکر فرمایا وہاں اُن کے غریبوں کا بھی ذکر فرمایا چنانچہ قرآن کریم میں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں کے ذکر میں آپ کو کبھی صرف امیروں کا ذکر نہیں ملے گا ہمیشہ ساتھ غریبوں کا بھی ذکر ملے گا۔ اُن کے امیر بھی خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہوتے ہیں اور اُن کے غریب بھی خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہوتے ہیں اور ایسے مقابلے میں بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ غریب امیروں پر بازی لے جاتے ہیں۔ کیونکہ نسبت کے لحاظ سے وہ زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ اس فرق کو ظاہر کرنے کے لیے اور مؤمن کو اس رُوح کی طرف متوجہ کرنے کی خاطر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... (سورۃ البقرہ: آیت ۲۲۱) اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم! تجھ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ وہ تیری راہ میں کیا خرچ کریں۔ ان کو جواب دے کہ "عفو"۔ اس لفظ "عفو" نے بہت ہی عظیم الشان راہنمائی فرما دی ہے یعنی یہ راہنمائی کہ جو امیر ہیں اُن کے پاس اپنی ضرورتوں سے زیادہ جو بچ رہتا ہے اس میں سے خرچ کریں اور وہ غریب جن کے پاس "عفو" نہیں ہے وہ خدا کے نزدیک زیر الزام نہیں آئیں گے اگر وہ کچھ پیش نہ کر سکیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ بھی فرمایا کہ سراء اور ضراء میں تنگی اور تُرشی میں، تنگ حالوں میں، ایسے وقتوں میں بھی جبکہ وہ بھوکے ہوں اور بھوک کا خوف اُن پر غالب آچکا ہو۔ ایسے وقت میں بھی نبوت کے زمانے کے غرباء خرچ کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کے اوپر تنگی ڈال کے بھی، اپنے پیٹ کاٹ کے بھی وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پس اس پہلو سے غرباء کو اُن امراء پر ایک فضیلت عطا ہو جاتی ہے۔ امراء عفو میں سے خرچ کرتے ہیں اور غرباء عفو نہ ہونے کے باوجود خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ مضمون آج جماعت احمدیہ پر سَو فی صدی اطلاق پا رہا ہے اور تمام دنیا کی جماعتوں پر آپ نظر ڈال کر دیکھیں تو آپ حیران ہوں گے کہ کس طرح جماعت احمدیہ کے غرباء قربانی میں کسی پہلو سے بھی امراء سے پیچھے نہیں ہیں بلکہ اگر کوئی فضیلت ہے تو اکثر صورتوں میں غرباء کو ہے۔ ہر صورت میں نہیں کہا جا سکتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بعض امراء بھی ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں جیسے وہ اپنے مال کو ہلاک کرنا چاہتے ہوں۔ اپنی تجارتوں میں سے اتنا اتنا روپیہ نکالتے ہیں کہ دنیا دار کوئی تاجر اس کے تصوّر سے بھی کانپ اُٹھے۔ اس لیے ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آج جماعت احمدیہ کے سب امراء پر سب غرباء سبقت لے گئے یا اکثر غرباء سبقت لے گئے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کو بڑے بڑے صاحب توفیق امراء بھی عطا کیے ہیں اور وہ قربانیوں میں کسی طرح غرباء سے پیچھے نہیں۔ دوسرے یہ کہ ایک اور نفسیاتی پہلو ہے جس کو ہمیشہ ہمیں مد نظر رکھنا چاہیے۔

غریب کے لیے قربانی نسبتاً ایک پہلو سے مشکل ہے اور ایک پہلو سے نسبتاً آسان ہے کیونکہ روپیہ جب تھوڑا ہو تو صرف نسبت کے لحاظ سے وہ نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس کی تھوڑی کمیت اس کی حیثیت کو اس روپے والے کی نظر میں گرا دیتی ہے اور روپیہ جب زیادہ ہو تو تناسب سے نہیں دکھائی دیا کرتا بلکہ اس کا زیادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونا اپنی ذات میں اُس روپے والے کے دل میں اس کی بہت زیادہ اہمیت پیدا کر دیتا ہے۔ اس لیے اُمراء جب بڑی رقمیں خرچ کرتے ہیں تو ہرگز بعید نہیں کہ ان کو غرباء کی نسبت زیادہ تکلیف ہو رہی ہوتی ہو کیونکہ غرباء کے دل سے اس روپے کی محبت ختم ہو چکی ہوتی ہے جو بہت قلیل ہو۔ ان کو بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قلیل ہے پس جب وہ دیتے ہیں تو ساتھ شرم محسوس کرتے ہیں کہ ہم کیا دے رہے ہیں لیکن امراء کے دل میں روپے کے بڑھنے کے ساتھ اس کی محبت بڑھتی جاتی ہے اور یہ ایک طبعی قانون ہے جو تمام دنیا کے انسانوں پر برابر اطلاق پاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا کہ ابنِ آدم کی حرص کو دیکھو کہ جتنا اس کا مال بڑھتا ہے اتنی ہی اس کی حرص بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اگر خدا اس کو نعمتوں کی اموال و دولت کی ایک وادی دے دے تو وہ کہے گا کہ مجھے ایک اور وادی مل جائے۔ اس کے بغیر ٹھنڈ نہیں پڑے گی۔ اس لیے یہ ایسے باریک مضامین ہیں جن کا فیصلہ انسان نہیں کر سکتا صرف خدا کر سکتا ہے جو دلوں پر نگاہ رکھتا ہے لیکن عمومی نظارے کے طور پر کسی جماعت کی صداقت کے لیے یہ ایک بہت ہی عظیم الشان دلیل ہے کہ ان کے امراء بھی اور ان کے غرباء بھی، ان کے وہ مذہبی راہنما بھی جن کی ظاہری حیثیت بہتر ہو۔ اور اس لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق دیئے گئے ہوں اور وہ مذہبی راہنما بھی جو بالکل غریب ہوں اور ان کے پاس کچھ بھی نہ ہو یعنی فقیر منش لوگ۔ وہ دونوں مالی قربانیوں میں آگے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس جس قوم میں یہ سارے قربانی کرنے والے لوگ موجود ہوں، اس قوم کو جھوٹا کوئی نہیں کہہ سکتا۔ یہ حیرت انگیز سچائی کی دلیل ہے اور ایسی دلیل ہے جس کو جھوٹا بنا نہیں سکتا۔ ایک چیلنج ہے کھلا ہوا۔ کون ہے؟ صلائے عام ہے سب کے لیے۔ کون ہے جو اس رستے میں آگے اس مقابلے کے لیے نکلے۔ توفیق ہی نہیں مل سکتی کسی جھوٹے کو یا یوں کہنا چاہیئے کہ کسی جھوٹی قوم کو یہ توفیق ہی نہیں مل سکتی کہ یہ منظر پیش کر کے دکھائے ان کے ہاں جو منظر دکھائی دیتا ہے اس کا بیان اسی آیت میں ہے کہ ....
خوب وہ جھوٹ اور فریب کے ذریعے لوگوں کے پیسے کھا رہے ہوتے ہیں۔ ان قوموں میں مالی بددیانتی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ ان کے لیے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ یاد رکھیں جو دھوکے اور فریب سے کھانے والے لوگ ہیں جو سچائی کی راہوں پر خرچ نہیں کر سکتے .... ان کے مقابلے روپے جمع کرنے کے مقابلے ہوتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے مقابلے نہیں ہوا کرتے۔ پس یہ وہ ایسی تفریق ہے جو انسان کے بنائے بن نہیں سکتی۔ بالکل ناممکن ہے کہ بحیثیتِ قوم جو جھوٹی ہو وہ اس منظر کی بجائے جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے اس کے مقابل کا خوبصورت منظر دکھا سکے۔ اور وہ لوگ جو قربِ نبوت کے مناظر پیش کرتے ہیں، ان کو کوئی دنیا میں جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔

دنیا میں بے نظیر جماعت

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تمام دنیا میں یکا و تنہا جماعت ہے جس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ کوئی اور مثال نہیں ہے کہ اس پہلو سے بحیثیت جماعت ایک عظیم الشان مالی قربانی کا نمونہ پیش کر رہی ہو۔ بعض دفعہ جماعت میں مالی قربانی کے لیے غیر معمولی جوش پیدا ہوتا ہے بعض دفعہ کبھی کبھی کسی جگہ کچھ غفلت بھی پیدا ہو جاتی ہے لیکن ایمان کی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ ایک طبعی چیز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں بھی جب دینی ضروریات غیر معمولی طور پر بڑھتی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم غیر معمولی رنگ میں تحریک اور تحریص فرمایا کرتے تھے اور اس کے نتیجے میں دلوں میں جو ایمان کی دولت موجود تھی وہ ظاہری دولت کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر مجبور کر دیا کرتی تھی۔ یہی کیفیت حضرت (بانی سلسلہ) کے زمانے میں تھی۔ یہی کیفیت بعد میں تمام (آئمہ) کے زمانے میں پائی گئی لیکن خواہ وقتی طور پر کچھ کمزوری بھی دکھائی گئی ہو یہ میرا تجربہ ہے اور جماعت کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ جب بھی جماعت کو ہلایا گیا ہے اور بیدار کیا گیا ہے تو جس طرح بعض دفعہ پکے ہوئے پھلوں سے لدے ہوئے درخت کو ہلانے سے کثرت سے پھل گرنے شروع ہو جاتے ہیں، اسی طرح جماعت احمدیہ مالی قربانی میں ایسا ہی نمونہ پیش کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر خوبصورت نمونے دکھاتی ہے۔ بچپن میں جب ہم باغوں میں پھرا کرتے تھے یا جنگلوں میں جاتے تھے۔ بیریوں کے نیچے کھڑے ہو کر اچھے اچھے بیروں کو دیکھتے تھے تو کئی دفعہ یہی طریق اختیار کیا کرتے تھے جب پکے ہوئے بیر ہوں تو روڑے مارنے کی بجائے دو تین لڑکے مل کر درخت کو ہلاتے تھے اور اگر وہ تھوڑا سا ہل جاتے۔ اس میں ایک قسم کا چھوٹا سا زلزلہ آجائے تو اس سے بکثرت بیر گرتے تھے، اتنے کہ پھر سنبھالے نہیں جاتے تھے تو وہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایمان کی دولت نصیب ہو، ان کی ایمان کی دولت ہی دراصل ان کی دنیاوی دولت کو خدا کی راہ میں نچھاور کرنے کی وجہ بنتی ہے۔ جتنا کوئی مال دار ہو دل کے لحاظ سے اور روحانیت کے لحاظ سے، اتنا ہی وہ خدا کی راہ میں غیر معمولی قربانیاں دکھاتا ہے۔

بسا اوقات مجھے ایسے غریب مربیان کی طرف سے مالی قربانی کی پیشکش ہوتی ہے کہ میں حیران رہ جاتا ہوں۔ اُن کے متعلق میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ان کے پاس سوائے اس معمولی گزارے کے جو جماعت اُن کو دیتی ہے اور کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے لیکن رقم خواہ تھوڑی ہی ہو اس کو وہ بڑی مشکل سے اور بڑی قربانی کر کے جماعت کے لیے بچاتے اور پیش کرتے ہیں اور ان کے خطوں سے معلوم ہو رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ قربانی پیش کرتے وقت ان کو عظیم روحانی سرور مل رہا ہوتا ہے۔ پس وہ یہ رہبان ہیں جو سچائی کے رہبان ہیں۔ جو روشن دلوں کے رہبان ہیں۔ ان کی غربت واقعۃً خدا کی خاطر ہوتی ہے اور اس غربت میں بھی وہ خدا کی خاطر قربانیاں کرنے والے ہوتے ہیں۔

جب ضرورت ہوئی خدا نے رقم مہیا کر دی

اس مضمون کو میں نے آج آپ کے سامنے اس لیے چھیڑا کہ کچھ عرصہ پہلے ہمارے وہ ایڈیشنل وکیل المال یعنی جن کو میں نے انگلستان میں رضاکارانہ طور پر وکیل المال مقرر کیا ہوا ہے محمد شریف اشرف صاحب۔ وہ میرے پاس آئے کہ آپ افریقہ کے لیے، فلاں جگہ کے لیے، فلاں جگہ کے لیے جو مطالبہ آئے منظور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اتنا خرچ کر رہے ہیں۔ آپ کو پتہ نہیں کہ اس وقت مالی تنگی ہو گئی ہے۔ ایک سال جو گزشتہ ایک سال ہے۔ ان کی مراد یہ تھی کہ یہ صد سالہ تشکر کا سال، اس سال میں انہوں نے مجھے بتایا کہ اتنا خرچ ہوا ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ نہ ہو کہ آپ منظوریاں دے رہے ہوں اور خرچ کرنے کے لیے پیسہ نہ رہے۔ اس لیے یہ تھوڑا سا حساب بھی کبھی دیکھ لیا کریں۔ اُن کو میں نے کہا کہ مجھے اس حساب کے دیکھنے کی اس وجہ سے ضرورت نہیں ہے کہ مجھے خوف ہو کہ پیسہ نہیں رہے گا۔ مجھے یقین ہے اور میرا گزشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ ضرورت ہو اور اللہ تعالیٰ نے مہیا نہ فرمادی ہو لیکن حساب دیکھنا، وہ میرے فرائض میں سے ہے، دیکھوں گا ضرور۔ لیکن اس خوف کی وجہ سے میں نہیں دیکھوں گا۔ چنانچہ ان کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ انہوں نے کہا اب مجھے کوئی فکر نہیں رہی۔ اور اس کے چند دن بعد ہی ایک احمدی تاجر کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی منافع عطا فرمایا تو اس نے تقریباً ۵۰ ہزار پونڈ کا ہدیہ خدا کے لیے بھجوایا۔ اور انہوں نے کہا کہ آجکل ضرورتیں بڑھ رہی ہیں، جہاں چاہیں اسے خرچ کریں۔ تو اللہ تعالیٰ بھی پھر ایسی جماعت سے ایسے ہی سلوک فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسی جماعت کی جماعتی ضروریات کو کبھی بھی افلاس کا منہ نہیں دکھاتا کہ غربت کی وجہ سے وہ ضروریات پوری نہ ہو رہی ہوں۔ پس وقتی طور پر اگر کبھی غفلت بھی ہو جائے یا آمد میں کمی بھی آجائے تو ڈرنے کی بات نہیں۔ معمولی سا ذکر، معمولی سی یاددہانی اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی نتائج پیدا کر دیتی ہے۔

ابھی چند دن ہوئے ان صاحب نے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ شریف اشرف صاحب نے یہ ذکر کیا تو غالباً انہی دنوں کی رؤیا دیکھی ہو گی، کینیڈا میں ایک صاحب نے، جس کی اطلاع مجھے کل ملی یعنی کل اُن کا خط ملا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک عجیب رؤیا دیکھی ہے۔ میرے ذہن میں اور خیال میں بھی نہیں تھی کہ آپ کچھ عرصے سے اپنی توجہ دوسرے کاموں میں خرچ کر رہے ہیں اور کہہ یہ رہے ہیں کہ جماعت مالی یاددہانیوں وغیرہ کی باتیں خود کرے یعنی نظام جماعت اور چندوں کی تحریک کے سلسلے میں نظام جماعت از خود کام کرے، میں دوسرے کاموں میں مصروف ہوں اور اس کے نتیجے میں چندے میں کچھ کمی پیدا ہو جاتی ہے اور فکر پیدا ہو جاتی ہے کہ روپیہ کم ہو گیا۔ اب یہ کہاں سے آئے گا۔

ان کی خواب کا مضمون چونکہ بالکل ہمارے وکیل المال صاحب کی بات سے ملتا تھا اس لیے مجھے خیال آیا کہ آج براہِ راست یہ یاددہانی کروا دوں۔ یہ بھی درست ہے کہ نظام جماعت کا کام ہے کہ وہ مسلسل بیدار مغزی کے ساتھ جماعت کی حیثیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر نظر رکھتے ہوئے صاحبِ حیثیت لوگوں کو اُن کی حیثیت کے مطابق، غرباء کو اُن کی حیثیت کے مطابق مالی قربانی پر ابھارتا رہے۔ یہ نظامِ جماعت کا کام ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اگر امامِ جماعت براہِ راست یہ کام نہ کرے تو نظامِ جماعت کی اپنی کوشش اس طرح پھل نہیں لاتی جس طرح جب امام جماعت کی آواز اس میں شامل ہو جائے اس لیے لازماً (ائمہ) کو ہمیشہ اس کام میں نظامِ جماعت کی مدد کرتے رہنا ہوگا اور جب بھی کچھ عرصے کے لیے دوسری مصروفیات کی وجہ سے (امامِ جماعت) براہِ راست تحریک نہ کر سکے تو ہمارا تجربہ ہے کہ مالی لحاظ سے قربانی کا معیار گرنا شروع ہو جاتا ہے ایسے کئی ملک ہیں جن میں مالی قربانی جتنی ہونی چاہیے تھی، اتنی نہیں تھی۔ جب ان کی طرف مَیں نے ذاتی توجہ دی۔ وہاں کی جماعت کو بھی متوجہ کیا۔ وہاں دوستوں کو خطوط لکھے۔ پیغامات بھجوائے تو اتنی جلدی جلدی تبدیلیاں ہوئی ہیں کہ کل اگر ایک روپیہ آمد تھی تو آج دو روپے ہو گئی۔ کل ایک لاکھ تھی تو آج ۲ لاکھ ہو گئی۔ یعنی بجائے اس کے کہ فیصد کے لحاظ سے بڑھے، دُگنا، تگنا، چوگنا ہونا شروع ہو گیا۔ چنانچہ مَیں نے ایسے ممالک کا ایک دفعہ جائزہ لیا تو مَیں حیران رہ گیا کہ چند سال پہلے اگر وہ ایک روپیہ قربانی کر رہے تھے تو آج چار یا پانچ روپے کر رہے ہیں یعنی وہ فیصد میں ماپنے کی بجائے ان کی قربانی کو۔ اس کو کیا کہتے ہیں۔ فیکٹرز FACTORS انگریزی میں کہا جاتا ہے فیکٹرز FACTORS میں ناپا جاتا ہے یعنی کتنے گنا زیادہ بڑھ گیا۔ تو جماعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قدر اخلاص رکھتی ہے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے لیے ہمیشہ ایسی مستعد رہتی ہے کہ اگر اس کو صحیح معنوں میں بروقت اپیل ہو تو کبھی بھی وہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا کی راہ میں کنجوسی نہیں دکھاتی۔ اور کمزوری نہیں دکھاتی۔

اہلِ افریقہ کی مدد کے لیے مالی تحریک

اس وقت بعض تحریکیں میرے پیشِ نظر ہیں جن کے متعلق مَیں آپ کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ پہلے تو جس تحریک کا نام رکھا گیا تھا۔ "افریقہ اور بھارت فنڈ" یا اسی قسم کا کوئی نام تھا۔ اس کے متعلق مَیں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان سے بعض دوستوں نے مجھے توجہ دلائی کہ پاکستان کو آپ نے کیوں چھوڑ دیا۔ وہ مطلب سمجھے نہیں۔ افریقہ اور بھارت فنڈ اس لیے رکھا گیا تھا کہ یہ دو ایسے ممالک ہیں جہاں جماعتی ضرورتیں غیر معمولی طور پر بڑھ رہی ہیں اور وقتی طور پر جماعت کو یہ توفیق نہیں ہے کہ وہ اپنی ضرورتیں خود پوری کر سکے۔ یہ ہرگز مطلب نہیں کہ...... پاکستان کو نظر انداز کیا گیا ہے یا کسی اور ملک کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ یہ اُن کے لیے ایک قسم کا کمپلیمنٹ COMPLIMENT تھا۔ ایک قسم کا یہ ان کے لیے تحسین کا اظہار تھا۔ باقی ممالک تو اللہ کے فضل سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں لیکن ان علاقوں میں کچھ کمزوری ہے۔ لیکن اس کے برعکس درست نہیں ہے یہ کہنا غلط ہے کہ باقی لوگ اچھے ہیں اور یہ بُرے ہیں۔ یہ مراد نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ افریقہ میں غربت اتنی زیادہ ہے اور اس قدر شدید اقتصادی بحران ہے کہ بعض ممالک میں تو حکومتیں اتنی غریب ہو چکی ہیں کہ اپنے ماتحتوں کو، اپنے نوکروں کو تنخواہیں دینے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ مثلاً مالی سے مجھے وہاں کے امیر صاحب کا یہ خط ملا کہ یہاں بعض لوگوں نے غربت سے تنگ آ کے جو حکومت کے ملازمین تھے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم ہڑتال کرتے ہیں کیونکہ چھ مہینے سے ان کو تنخواہ نہیں ملی۔ وہ غریب لوگ پتہ نہیں کس طرح زندہ اور کس طرح گزارا کر رہے ہیں۔ تو جب اس کی اطلاع مالی کے پریذیڈنٹ صاحب کو پہنچی تو انہوں نے اعلان کیا کہ مجھے بھی ہڑتال میں شامل کر لو میں نے بھی چھ مہینے سے تنخواہ نہیں لی۔ جس بیچارے غریب ملک کا یہ حال ہو وہاں یہ توقع رکھنا کہ وہ اپنی ضروریات خود پوری کر لیں گے یہ درست نہیں ہے۔ عالمگیر جماعت ہیں ہم اور واحدیت کا اور ملّی توحید کا یہ مطلب بھی ہے کہ بحیثیت ایک عالمی جماعت کے ہم اپنی ضروریات خود پوری کرتے رہیں گے اور ہماری ضروریات پوری کرنے کے لیے خدا کفیل ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جماعت ہر ملک میں فی ذاتہٖ خود کفیل ہو سکتی ہے۔ ہوگی...... لیکن بعض صورتوں میں، بعض وقتوں میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس افریقہ کے لیے جو تحریک تھی وہ اسی وجہ سے تھی کہ غیر معمولی مالی بحران کا شکار حکومتیں ہیں اور وہاں کے عوام الناس بہت ہی مفلوک الحال ہو چکے ہیں۔ امیر بھی ہیں لیکن غریب بہت زیادہ اور بہت ہی دردناک حالات کا سامنا کرنے والے۔ اس لیے لازماً بیرونی جماعتوں کو ان کی ضرورتیں پوری کرنی ہوں گی۔

ہندوستان میں احمدیت کی طرف توجہ

ہندوستان میں یہ حالت تو نہیں لیکن ہندوستان میں احمدیت کی طرف غیر معمولی توجہ پیدا ہو گئی ہے اور وہ توجہ اتنی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے کہ ہندوستان کی جماعتیں اُن ضرورتوں کو پورا کرنے کی فی الحال اہلیت نہیں رکھتیں لیکن ایک پہلو سے ہندوستان کی جماعتوں میں یہ احساس پیدا کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ میرا تاثر یہ ہے کہ وہ جتنی اہلیت رکھتی ہیں اُتنا پیش نہیں کر رہیں بعض علاقوں کے متعلق جب مَیں نے خصوصیت سے توجہ دی تو ان کا چندہ غیر معمولی طور پہ بڑھا۔ پھر مَیں نے مختلف پہلوؤں سے ہندوستان کی مختلف جماعتوں کا جائزہ لیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ابھی بہت سی جماعتوں میں گنجائش موجود ہے۔ بعض صوبوں میں جہاں نسبتاً زیادہ غربت ہے اور ملازم پیشہ غریب طبقہ یا درمیانے درجے کا طبقہ موجود ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کا معیار بہت بلند ہے۔ مثلاً اُڑیسہ ہے۔ اُڑیسہ ایک ایسا صوبہ ہے جہاں جماعت کی اکثریت سفید پوش ہے یا غریب ہے اور آمد کے لحاظ سے سب سے زیادہ استقلال کے ساتھ قربانی کرنے والا وہ صوبہ ہے۔ اس کے علاوہ بعض جماعتوں کے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ وہاں بڑے بڑے سیٹھ ہیں۔ بڑے بڑے صاحبِ حیثیت لوگ ہیں اگر وہ دل کھول کر خدا کی راہ میں خرچ کریں تو ہندوستان کو کم سے کم ایک حد تک خود کفیل ہو جانا چاہیے لیکن ہندوستان میں یہ رجحان بڑھ رہا ہے کہ بیرونی مدد زیادہ ہو اور ہم اس لیے مجبور ہیں کہ وہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رَو چل پڑی ہے اور احمدیت کی طلب پیدا ہو گئی ہے۔ اس لیے اُن کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش تو میں کرتا رہتا ہوں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ضرورت بہر حال پوری ہونی ہے۔ اس غرض سے مَیں نے ہندوستان کو بھی اُن ملکوں میں شامل کر لیا تھا جن کے لیے اس صدی کی پہلی خصوصی تحریک ہونی چاہیے۔ ویسے بھی مَیں نے اس سے پہلے ایک یہ وجہ بیان کی تھی کہ ہندوستان وہ خوش نصیب ملک ہے جہاں حضرت (بانیٔ سلسلہ) پیدا ہوئے۔ آج بھی ہمارا دائمی "آخرین" کا مرکز وہیں موجود ہے۔ اَور سب دنیا کا اس لحاظ سے ہندوستان محسن ہے۔ اگر اظہارِ تشکر کے طور پر باقی دنیا ہندوستان کی مدد کرے تو ہرگز کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔

امریکہ میں مالی قربانی میں کمی

ایک اَور ملک جس کا ذکر ضروری ہے وہ امریکہ ہے۔ امریکہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت حیثیت ہے۔ یعنی مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ نے سارے ملک کو ہی غیر معمولی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس نسبت سے جماعت امیر تو نہیں کہلا سکتی لیکن مقابلۃً باقی ملکوں کے مقابل پر احمدی کی حیثیت...... دوسرے ممالک کے احمدیوں سے بہتر نظر آتی ہے۔ اب یہ سو فیصدی مقابلہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہر شخص کی بہتر ہو یا غیر ملکوں میں کوئی امریکہ سے زیادہ امیر آدمی نہ ہوں۔ یہ مراد نہیں ہے۔ عمومی طور پہ جو کیفیت دکھائی دیتی ہے، جو بالعموم صادق آتی ہے وہ یہی ہے کہ امریکہ کی جماعت صاحبِ توفیق اور صاحبِ حیثیت جماعتوں میں سے ہے لیکن وہاں بھی ہندوستان کی طرح ابھی توفیق کے مطابق چندے نہیں بڑھے۔ چنانچہ جب مَیں نے وہاں (بیت الذکر) واشنگٹن کی تحریک کی اَور جیسا کہ ہونا چاہیے تھا مَیں نے جماعت کو نصیحت کی کہ آپ کے ملک کے شایانِ شان جگہ ہونی چاہیے۔ سب دنیا کی نظریں ہیں اور جماعت کی ضروریات کے مطابق اور جماعت کی حیثیت کے مطابق اگرچہ ہم بہر حال ایک غریبانہ عمارت ہی بنا سکیں گے لیکن امریکہ کی غریبانہ عمارت افریقہ کی غریبانہ عمارت سے مختلف ہونی چاہیے کیونکہ ہر جگہ ایک لفظ کے معنی ایک نہیں ہوا کرتے۔ غیروں کے مقابل پر غریبانہ ہی ہوگی لیکن امریکہ کی حیثیت سے بہر حال اس غریبانہ (بیت الذکر) میں اور غریبانہ مشن میں افریقہ کے غریب علاقوں کے مشنوں اور (بیوت الذکر) سے فرق ہونا چاہیے۔

اس پہلو سے ایک سکیم بنائی گئی۔ پہلے تو انہوں نے بہت زیادہ خرچ کی بنائی تھی۔ پھر اُسے کانٹ چھانٹ کر چھوٹا کیا گیا اور اب جو آخری صورت میں (بیت الذکر) کا نقشہ منظور ہوا ہے۔ اس میں کوئی اسراف نہیں ہے یعنی ہرگز غیر معمولی خرچ نہیں ہے۔ سادگی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کم خرچ کو ملحوظ رکھا گیا ہے لیکن چونکہ وہاں مہنگائی بھی بہت ہے اس لیے سرِدست ان کا اندازہ اڑھائی ملین کا ہے یعنی ۲۵ لاکھ ڈالر کا۔ اس سلسلے میں گزشتہ ایک سال سے مجھے امریکہ کی جماعت کی طرف سے فکر انگیز خط مل رہے ہیں اور امیر جماعت امریکہ اس بارے میں فکرمند ہیں کہ یہ روپیہ کیسے پورا ہوگا۔ جو عام تحریکات انہوں نے کی ہیں اُن کے نتیجے میں جو وعدے موصول ہوئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اس مد میں بہت ضرورت ہے۔ اسی لیے وہ نئی نئی ترکیبیں بھی سوچ رہے ہیں اور مجلس عاملہ بار بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیٹھتی ہے (بار بار نہیں تو کم سے کم ایک دو دفعہ ضرور اس مقصد کے لیے بیٹھتی ہے) کہ کیا کیا ترکیبیں استعمال کی جائیں۔ جہاں تک بینکوں سے سود پر روپے لینے کا تعلق ہے وہ میں نے منع کر دیا ہے اور یہ فیصلہ میں نے آغاز ہی سے کیا تھا کہ ہرگز بینکوں سے سود لے کر ہم اپنی (بیوت الذکر) نہیں بنائیں گے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی برکت پڑی کہ پہلا فیصلہ مجھے یاد ہے کہ کینیڈا میں ہوا تھا، اس کے بعد سے مسلسل کینیڈا میں عظیم الشان مراکز قائم کیے گئے۔ بڑی بڑی زمینیں خریدی گئیں مگر ایک دمڑی بھی کسی بینک سے سود پر نہیں لینی پڑی۔ امریکہ کو بھی میں نے یہی کہا کہ اس بات کو تو بھول ہی جائیں۔ یہ کوئی رستہ نہیں ہے۔ پھر اور کئی رستے تجویز ہوئے جماعت میں قرض کی تحریک کا بھی سوال اٹھا۔

چندہ کبھی بھی مشروط نہیں ہونا چاہیئے

اور ایک مجھے یہ بھی مشورہ دیا گیا کہ یہ تحریک کی جائے کہ جو لوگ بھی کسی خاص حد تک قربانی کریں گے اُن کے نام دعاؤں کے لیے (بیت الذکر) پر کندہ کیے جائیں گے۔ وہ بھی میں نے ان کو سمجھا کہ یہ تجویز رد کر دی ہے۔ کیونکہ یہ وہ مصنوعی ذرائع ہیں جو ایک خطرناک بارڈر پر کھڑے ہیں۔ (بارڈر کا ترجمہ ذہن میں نہیں آرہا۔ اس لیے بعض دفعہ لفظ اٹک جاتا ہے) ایسی حد پر کھڑے ہیں جو معمولی سی لغزش میں انسان کو خود نمائی اور ریاءکاری کے ملک میں دھکیل سکتی ہے۔ اس لیے یہ آخری شکل ہے میں یہ نہیں کہتا کہ اس کے نتیجے میں فوراً جماعت میں ریاءکاری پیدا ہو جائے گی مگر اگر اس طریق کو استعمال کرنا شروع کیا جائے تو ہرگز بعید نہیں کہ کچھ کمزور اور ریاکار لوگ بھی شامل ہو جائیں اور وہ لوگ جو بے ریا خدمت کرنے والے ہیں اُن میں بھی رفتہ رفتہ ریاکاری کا کیڑا داخل ہونا شروع ہو جائے۔ اس لئے میں اس تجویز کو پسند نہیں کرتا۔ اگرچہ بعض صورتوں میں مثلاً ہسپتال وغیرہ میں، ہمارے وقفِ جدید کے دفتر میں بھی بعض نام کندہ ہیں لیکن ایسا اگر ہو گیا ہے تو اس کو دستور نہیں بنانا چاہیئے۔ دوسرے بعض لوگوں نے پہلے زمانوں میں ایسی تحریکیں کی تھیں اور (امام جماعت) نے اس وقت ان کو منظور بھی کر لیا کہ ہم اپنے ماں باپ کے نام پر کمرہ بنانا چاہتے ہیں۔ ان کے نام کی تختی لگ جائے تو اجازت مل گئی۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، استثنائی طور پر ایسا کبھی ہو جائے تو ہو جائے اسے دستور بنانا نہایت خطرناک ہو گا کیونکہ اس کے بغیر جو جماعت قربانی کے لئے تیار ہو اس کو ایسے مصنوعی ذرائع سے قربانی کی طرف مائل کرنا ان کو مصنوعی بنا دے گا۔ اس لئے اس تجویز کو تو میں نے رد کر دیا ہے۔ ایک دوست نے ابھی کچھ عرصہ پہلے مجھے لکھا کہ میں اتنی رقم پیش کرنا چاہتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ میرے بزرگ ...... والدین کا نام یا جس رشتے دار کے لئے بھی انہوں نے کہا تھا، ان کا نام اس پر ضرور کندہ ہو۔ میں نے کہا: نامنظور۔ مجھے آپ کا ایک آنہ بھی نہیں چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ اس شرط پر میں نہیں کروں گا۔ انہوں نے معذرت کا خط لکھا۔ شرمندگی کا اظہار کیا اور کہا: میں روپیہ دیتا ہوں۔ اس کو چاہے پھینک دیں۔ کوئی شرط نہیں ہے۔ اس پر میں نے ہدایت کی کہ ان کے بزرگوں کا نام کندہ بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ اب مشروط نہیں رہا۔ تو بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ چندہ غیر مشروط ہوتا ہے لیکن اعلانیہ کا بھی چونکہ حکم ہے۔ اس لئے جماعت کی طرف سے اعلان بھی کیا جاتا ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو تحریک پیدا ہو۔ یہ ایک الگ مسئلہ ہے مگر مشروط نہیں ہونا چاہیئے یعنی چندہ اس لحاظ سے مشروط نہیں ہونا چاہیئے کہ اس میں کسی قسم کی ریاءکاری کا کوئی پہلو ہو۔ بہرحال یہ تجویز میں نے رد کر دی۔ پھر میں نے اُن سے کہا کہ میں ساری دنیا میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ آپ کی مدد کریں۔ اگر امریکہ کی جماعت کو توفیق نہیں ہے تو وہ آپ کیلئے قربانی کریں۔ چنانچہ وہ تحریک بھی میں نے کر دی۔ اور وہ تحریک کرتے وقت میرے پیشِ نظر یہ بات تھی کہ آج امریکہ دنیاوی لحاظ سے اتنا دولتمند ملک ہے اور اس طرح وہ خیرات کے بہانے لیکن اپنے ذاتی مقاصد کے لئے ساری دنیا کو ایڈ AID دے رہا ہے۔ یہ ایک اچھا لطیفہ ہو گا کہ جماعت احمدیہ امریکہ کو ایڈ AID دے رہی ہو اور جماعت احمدیہ کے غریب ممالک بھی کچھ روپیہ امریکہ بھجوا رہے ہوں۔ تو ہم وہ صاحب خیرات لوگ ہیں جہاں غریب ممالک کی طرف سے بھی امیر ممالک کے لئے مدد جاتی ہے تو اس لطیف خیال کے آنے سے میں نے وہ تحریک کر دی تھی مگر چونکہ اس کو یاد نہیں کرایا گیا اور ایک دفعہ کہنے کے بعد کوئی ایسا نظام نہیں تھا جو جماعت کو بار بار یاد دہانی کراتے۔ اس لئے اس سلسلے میں کمزوری پیدا ہوئی ہے اور غیر ممالک سے بہت تھوڑی سی مالی قربانی کی اطلاع ملی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اُن کا یہی خیال ہو کہ امریکہ کو کیا ضرورت ہے۔ لیکن جب میں نے وضاحت کر دی ہے کہ کیوں ضرورت ہے تو اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ سب دنیا کی جماعت کو امریکہ کی کم سے کم اس معاملے میں ضرور مدد کرنی چاہیئے۔

دوسرے مجھے ابھی بھی یقین ہے کہ امریکہ کی جماعت میں توفیق ہے وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے علم کے مطابق کم سے کم ایک سو احمدی ایسا ہے جو اتنا صاحبِ حیثیت ہے کہ اگر وہ چاہے تو مل کر اس ساری ذمہ داری کو ادا کر سکتا ہے۔ کوئی اس میں شک کی بات نہیں لیکن چونکہ ایک مادہ پرست ملک ہے۔ وہاں دولت بھی ہے اور دولت کی محبت بھی ہے اور معیار بدل گئے ہیں۔ اس لئے وہاں جماعت کے اندر قربانی کا معیار بڑھانے کے لئے بار بار نصیحت کی ضرورت ہے۔ امیر صاحب جماعت ہوں یا اس معاملے میں جو سیکرٹری چندے کی تحریک کے لئے مقرر ہوئے ہیں، وہ ہوں، ان کو اس بات کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ جماعت کی تربیت کریں۔ حضرت (بانیٔ سلسلہ) کے اقتباسات ان کے سامنے بار بار لائیں جو قرآن اور حدیث سے مزین ہیں اور ان کی ایسی پاکیزہ تفسیر ان میں موجود ہے کہ اُن حوالوں سے جب ہم اس تفسیر کو پڑھتے ہیں تو دل بے اختیار خدا کی راہ میں سب کچھ قربان کرنے کے لئے اچھلنے لگتا ہے۔ اس ذریعے کو اختیار کریں۔ دوسرے نصیحت کے ذریعے کو اختیار کریں۔ ان کو بار بار انگیخت کریں کہ دیکھو تم صاحبِ حیثیت جماعت ہو۔ تمہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے اور یہ مصنوعی ذریعے چھوڑ کہ قرضے دو۔ یہ کرو۔ وہ کرو۔ کسی اور سے مانگو۔ کمپنیوں سے ٹھیکے کرو کہ دس سال میں ہم تمہیں ادا کریں گے، تم ہمیں ایک دفعہ بنا دو۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو امریکہ کی جماعت کی حیثیت کے شایانِ شان نہیں۔ اگر انہوں نے اپنی حیثیت کم بنا لی ہے تو اُن کی غلطی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان میں حیثیت ہے۔ توفیق ہے اور اگر وہ قربانی کریں گے تو ان کی توفیق بڑھے گی کم نہیں ہو گی۔ پتہ نہیں اس بارہ میں کیوں خدا تعالیٰ پر لوگ بے اعتمادی کرتے ہیں۔ جماعت کا سو سالہ تجربہ ہے اور چودہ سو سال پہلے کی پہلی صدی کا بھی یہی تجربہ تھا کہ جن لوگوں نے خدا کی راہ میں خرچ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بے حساب عطا فرمایا ہے۔ پس اگر وہ ہمت دکھائیں اور عزم کر لیں تو ہرگز مشکل نہیں ہے کہ جو بیرونی مدد ان کو ملے، اس سے ایک اور (بیت الذکر) بنالیں لیکن یہ (بیت الذکر) وہ خود اپنی ہی توفیق سے بنا سکیں۔

آخر پر ایک دعا میں ان کو دے سکتا ہوں اور اس دعا میں آپ لوگ بھی شامل ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جرمنی کے مزدور نوجوانوں کے دل عطا کر دے۔ ایسی عظیم الشان قربانی کرنے والی جماعت ہے کہ دل دیکھ کر عش عش کر اٹھتا ہے۔ وہاں میں نے ۱۰۰ (بیوت الذکر) کی تحریک کی تھی اور میں جانتا ہوں کہ جرمنی کے اکثر نوجوان غریب ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو "سوشیال" کہلاتی ہے۔ اس پر پل رہے ہیں لیکن اس حیرت انگیز جذبے کے ساتھ انہوں نے لبیک کہا ہے کہ دل عش عش کر اٹھتا ہے۔ بعض دفعہ خط پڑھتے ہوئے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حمد کے آنسو کہ اس نے کیسی عظیم الشان جماعت عطا کی ہے۔ غریب لوگ ایسے بھی ہیں جو فاقہ کش ہیں۔ جو ایک کمرے میں دس دس کا خاندان لئے بیٹھے ہیں۔ لیکن جب سے ۱۰۰ (بیوت الذکر) کی تحریک کی ہے ان کو لگن لگ گئی ہے کہ کس طرح ہم خدا کی راہ میں چندہ دیں تاکہ ہماری جماعت اس تحریک کو پورا کرنے میں سرخرو ہو سکے اور ہم (امام جماعت) کا دل خوش کر سکیں کہ دیکھیں! آپ نے ۱۰۰ (بیوت الذکر) کا کہا تھا۔ ہم نے ۱۰۰ (بیوت الذکر) بنا دی ہیں اور بہت ہی منظم منصوبے کے ساتھ بڑے عمدہ طریق پر وہاں یہ پروگرام بنایا جا رہا ہے کہ آئندہ دس سال کے اندر خدا تعالیٰ توفیق دے تو وہاں ۱۰۰ (بیوت الذکر) ہو جائیں اور یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ کا پہلا ملک ہو گا جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ۱۰۰ (بیوت الذکر) بنانے کی توفیق ملے گی۔ پس امریکہ کو اس سے سبق لینا چاہیئے اور جیسا کہ میں نے دعا دی ہے کہ اگر اس صاحب حیثیت جماعت کو یمنی کے غریب نوجوانوں کا دل مل جائے تو بہت بڑی دولت ہے اور اس دولت کے ساتھ پھر وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی ساری مالی مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خوب فرمایا کہ غنی وہ نہیں ہے جس کے پاس مال و دولت زیادہ ہو غنی وہ ہے جس کا دل امیر ہو۔ اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو ظاہری غناء بھی عطا کرے اور باطنی غناء بھی عطا فرمائے۔

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد | مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ | مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

خبریں

ملکی خبریں

○ بلوچستان میں کوئٹہ قلات اور دوسرے علاقوں میں آنے والے شدید زلزلہ کے نتیجے میں کم از کم آٹھ افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ شدید زلزلہ سے قلات کے چودہ دیہات بُری طرح متاثر ہوئے۔ اموات مکانات گرنے سے ہوئیں۔ اکثر مکانوں میں دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ زلزلے کی شدت ریکٹر سکیل پر ۶ درجے تھی۔

○ وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو نے اپوزیشن کو مڈٹرم انتخابات سمیت تمام امور پر بات چیت کی پیش کش کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پیپلز پارٹی پنجاب میں کوئی غیر جمہوری اقدام نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں تحریک آزادی خود کشمیریوں نے شروع کی ہے۔ پاکستان کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

○ کرفیو کے وقفہ کے دوران کشمیری حریت پسند اچانک کمین گاہ سے نکلے اور گھات لگا کر ۱۲ بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور غائب ہو گئے۔ بھارتی فوجیوں کی جوابی فائرنگ سے دو حریت پسند شہید ہو گئے۔ بھارتی فوج نے سرحد عبور کر کے پاکستان کی طرف جانے والے ۲ کشمیری نوجوانوں کو شہید کر دیا۔ بھارتیوں نے مزید ۵ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ جہلم میں ایک دوکان پر زبردست دھماکہ سے تین افراد زخمی ہو گئے۔

○ ایوانِ صنعت و تجارت گوجرانوالہ کی ایگزیکٹو کمیٹی کے انتخابات کے موقع پر مخالف گروہوں میں زبردست جھڑپ ہو گئی۔ ایک گروپ بیلٹ بکس لے کر بھاگ گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ سوویت یونین میں تازہ ترین پارلیمانی اور مقامی حکومت کے انتخابات میں کروڑوں لوگوں نے حصّہ لیا ہے۔ روسی صدر گوربا چوف نے اپنا خفیہ ووٹ ڈالنے کے بعد بیان دیتے ہوئے کہا کہ انتخابات دراصل ان کے پیرو سٹرائیکا کے پروگرام پر ایک ریفرنڈم ہے لیکن کمیونسٹ اور غیر کمیونسٹ عوام کو ایک دوسرے کے خلاف اٹھانے کی کوشش ایک غلطی ہو گی۔ کیونکہ اہم سوال پیرو سٹرائیکا پروگرام کی حمایت یا اسکی تردید ہے۔ یہ انتخابات تین روسی ری پبلکوں یعنی روسی فیڈریشن، یوکرائن اور بائیلو رشیا۔

○ برطانوی وزیرِ خارجہ مسٹر ڈگلس ھرڈ کا کہنا ہے کہ پولینڈ اس بات کا حقدار ہے کہ متحدہ جرمنی سے اپنی مغربی سرحد کی ضمانت میں وہ ایک باضابطہ صلح نامہ کرے۔ پولینڈ نے سوویت یونین اور چیکو سلواکیہ کی حمائت سے ان اندیشوں کا اظہار کیا ہے کہ ایک متحدہ جرمنی اس علاقے کو کہیں پھر سے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے جو دوسری عالمگیر جنگ سے پہلے اس کے پاس تھا۔

○ منگولیا کے دارالحکومت میں ملک کی قیادت میں تبدیلیوں کا مطالبہ کرتے ہوئے ہزاروں لوگوں نے مظاہروں میں حصّہ لیا ہے۔ اس احتجاجی مظاہرے کا بندوبست منگولیا کے نئی حالیہ قائم شدہ جمہوریت نواز گروپوں نے کیا تھا۔ مظاہرین نے حکومت کے صدر دفتر میں ایک بیان پیش کیا ہے جس میں انہوں نے اس مہینے ایک عارضی پارلیمنٹ کے قیام کا مطالبہ کیا جو ایک قومی آئین منظور کرے اور جمہوری انتخابات منعقد کرنے کا فیصلہ کرے۔

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

○ مکرم مشتاق احمد صاحب ناصر (کوٹری) لمبے عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ مکرمہ شمسہ مشتاق صاحبہ دارالنصر غربی ربوہ اپنی بیٹی سلمیٰ قمر کی صحت و تعلیمی ترقی کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ مکرم طاہر مسعود صاحب آف طاہر جیولرز اپنے لئے اور اپنے اہل خانہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم صفدر علی خان صاحب (نوشہرہ ورکاں) کا بچہ اعجاز احمد بعمر چھ سال دائیں ٹانگ اور بازو کے بے حس ہو جانے کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود افاقہ نہیں ہوا۔

○ عزیزہ راحیلہ تبسم بنت مکرم گلزار احمد صاحب کمر میں سوزش کی وجہ سے شدید بیمار ہے اور راولپنڈی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

○ عزیز نوید احمد مبشر ابن مکرم مولوی نثار احمد صاحب راٹھور (نوکوٹ) کی ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

قارئین کی خدمت میں ان سب کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

○ مکرم حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ابن مکرم حکیم عطاء الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید کا نکاح عزیزہ کوثر بیگم صاحبہ بنت چوہدری حبیب اللہ صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھا۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مکرم ذوالفقار علی صاحب شاہد ابن رشید احمد صاحب آف داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضور انور نے صائمہ ذوالفقار عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی "وقفِ نو" میں شامل ہے احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اسے نیک اور خادم دین بنائے اور درازی عمر سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مغفور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ کے خسر مکرم چوہدری سردار احمد صاحب مورخہ ۴ مارچ کو انتقال کر گئے۔ آپ پر ۲۷ فروری کو دل کا حملہ ہوا تھا۔

وفات کے وقت آپ محلہ ناصر آباد کی بیت الذکر میں امام الصلوٰۃ اور محلہ کے سیکرٹری مال کے عہدے پر فائز تھے مورخہ ۵ مارچ کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے نماز جنازہ پڑھائی موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ——— مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۳۶۰: میں SATIN زوجہ عابدین صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت ۱۳/۴/۶۵ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میرا کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میرا کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر ۵۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ SATIN زوجہ عابدین انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ عابدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ رئیس عیسیٰ انصاری ولد یوسف صاحب انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۶۱: میں MRS SEROT W/O SASTRA پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۲/۴/۶۵ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر ۵۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ SEROT W/O SASTRA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ OBIN CARBIN انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲۔ رئیس عیسیٰ انصاری ولد یوسف صاحب انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۶۲: میں MISS SARI MAHMUDAH WARDANI DAUGHTER OF SYAMSURIZAL DT. BAGINDO RATU پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت ۲۰/۵/۸۱ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) گھڑی مالیتی ۲۵،۰۰۰/- روپے (۲) ایک کیلکولیٹر CASIO مالیتی ۴۵۰۰۰/- روپے (۳) ٹائپ رائٹر KOFA مالیتی ۴۶،۰۰۰/- روپے (۴) شیلف ٹیبل لیمپ اور قالین مالیتی ۲۵،۰۰۰/- روپے (۵) نقد رقم ۵۰،۰۰۰/- روپے کل جائیداد ۱۷۶۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MISS SARI MAHMUDAH WARDANI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ SYAMSURIZAL DT. BAGINDO RATU انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالغنی انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۶۳: میں اسحاق ڈی غنی ولد عبدالغنی صاحب پیشہ ٹیچر عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۷۹ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) موٹر سائیکل ہنڈا ۷۰ سی سی مالیتی ۳۵۰،۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۲۰ گرام مالیتی ۴۵۰۰۰۰/- روپے۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۰۴۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اسحاق ڈی غنی انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ عبدالغنی ولد SATRIA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ SULAEMAN S/O HASANODIN انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۶۴: میں MRS. SUPINAH WIDOW OF JARKONI پیشہ تجارت عمر ۳۷ سال بیعت ۸/۴/۵۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر ۶۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰،۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ SUPINAH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ OBIH CARBIN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ رئیس عیسیٰ انصاری ولد یوسف انڈونیشیا۔

بازیافتہ اشیاء

○ ایک بٹوا گول بازار میں سے ملا ہے اس میں کچھ نقدی بھی ہے۔ جس کا ہو وہ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب بیت المہدی گولبازار سے رابطہ کریں۔
ایک تھیلا ملا ہے۔ جس کسی کا ہو وہ مکرم منظور احمد صاحب بٹ مکان ۳۳/۲۴، دارالرحمت شرقی نمبر۲، ربوہ سے رابطہ کریں۔

هوالشافی
جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز
الیاس دواخانہ
حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کیلئے تشریف لائیں
مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے نیز
ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

○ نرینہ اولاد سے محروم
○ بے اولاد، ○ اٹھراء
○ سوکھا، گرمی، گیس
کا
علاج کرنے والے

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ فون ۷۴۸۴۴ ۔ ۴۳۱ ۔ ۷۶۲۹۷

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
- ابن -
حکیم نظام جان

برانچیں:
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ معدہ
خرابی ہاضمہ کا موثر علاج
قیمت -/۸، -/۱۵

راحتِ جان
تبخیر معدہ کی مجرب دوا
قیمت -/۱۵

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت -/۵

شربت صدر
نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت -/۸

تریاق بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت -/۱۵

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون: ۵۹۲

نوٹس داخلہ || الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
(منظور شدہ)

الیکٹریشن، ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں ۲ سالہ اور ۶ ماہ کے کورسز میں داخلہ جاری ہے۔ بیرون ملک جانے کے خواہشمند اور امتحانات کے بعد فارغ وقت میں اور بیکار نوجوان ربوہ میں حکومت کی منظور شدہ فنی تربیت گاہ کی اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ امتحان، پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن۔ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ ہر قسم کے کالجوں میں داخلہ اور سلیکشن بورڈز کی میرٹ لسٹ میں ان ٹیکنیکل کورسز کے سرٹیفکیٹ کے ۵ نمبر بطور غیر نصابی سرگرمیوں کے شامل کئے جاتے ہیں

کلاسیں ۱۰ مارچ سے شروع ہونگی اور لیٹ داخلہ ۱۰ اپریل تک جاری رہے گا

بیکار نہ رہیئے، ہنر سیکھیے

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے۔ لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔

(مینجر الفضل)

شریف گولڈ سمتھ
فون: ۶۴۹ - ۸۴۱
اقصیٰ روڈ
ربوہ

بہتے کان کا ہسپتال
علاج بذریعہ جدید کمپیوٹر
بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

قدیمی، اوّلین، شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷
برانچیں: کراچی: فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-2 گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان: فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کیخاطر
حضرت **حکیم نظام جان**
کے فرزند
حکیم عبدالحمید اعوان
کا
ماہانہ پروگرام

• ۵-۶-۷ تاریخ کو مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ • ۱۵-۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ • ۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳/۲ کراچی • ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ ملتان

باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے

مینجر **مشہور دواخانہ** (رجسٹرڈ)
گوجرانوالہ

پتہ

سرگن اور اپھارہ

نیز دیگر امراض حیوانات مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق) کنار، واہ اور چیچک وغیرہ کیلئے کیورٹیو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں (ویٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب فرمائیں)

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال
فیصل آباد: جاوید کیوریٹو شفاخانہ حیوانات نزد پل ستیانہ روڈ
کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور بھینس کالونی روٹ نمبر ۵ لانڈھی
راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز بوہڑ بازار
ملتان: زکریا میڈیکل سٹور بیرون لوہاری گیٹ
سیالکوٹ: الرحمٰن ہومیو دواخانہ بالمقابل مغل محل سینما ڈسکہ روڈ
بھکر: حبیب میڈیکل سٹور ریلوے روڈ
تھرپارکر ضلع: نواز میڈیکل سٹور چھڈو نزد پوسٹ آفس ضلع تھرپارکر
رحیم یار خان: رحمٰن میڈیکل سٹور کچی منڈی لیاقت پور ضلع رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
لاہور / کراچی
ہیڈ آفس ربوہ
فون: ۶۰۶۰ / ۷۷۱

تریاقِ اٹھراء
اٹھراء کے علاج کیلئے مشہور عالم گولیاں
قیمت مکمل کورس -/۶۰

نورِ کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے
قیمت -/۵ روپے فی شیشی

نورِ نظر
اولاد نرینہ کے لئے تجربہ شدہ گولیاں
قیمت مکمل کورس -/۳۰۰

زود جامِ عشق
موتی و کستوری والا نمبر ۱
مکمل کورس -/۳۶۰

اکسیر معدہ
ہاضمہ کی اصلاح کیلئے لذیذ اور مفید چورن
قیمت -/۵، -/۱۰، -/۲۰

قندِ شفاء
نزلہ، زکام، کھانسی کیلئے مفید اور آسان جوشاندہ
قیمت فی ڈبی -/۷

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار - ربوہ
فون: دکان ——— ۵۳۸
رہائش ——— ۳۳۸